36638 ـ كيا كوئى شخص نبى كريم صلى الله عليه وسلم كى طرح مدينه طيبه كى طرف ہجرت كر سكتا ہے ؟

سوال

كسى اسلامى ملك كى جانب ہجرت كرنا سنت ہے، لهذا كيا رسول كريم صلى الله عليه وسلم كى طرح برطانيا سے سعودى عرب كے شہر مدينه طيبه ميں منتقل ہونا جائز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

ايسے شخص كے ليے جو كفار ممالك ميں ره كر اسلامى شعار اور احكام پر عمل نہيں كر سكتا، اور اپنے دين كا كھلے عام اظہار نہيں كر سكتا اس كے ليے كفريه ممالك كو خير باد كہه كر كسى اسلامى ملك كى جانت ہجرت كرنا واجب ہے.

كيونكه الله سبحانه وتعالى كا فرما ن ہے:

جو لوگ اپنى جانوں پر ظلم كرنے والے ہيں جب فرشتے ان كى روح قبض كر تے ہيں تو پوچھتے ہيں، تم كس حال ميں تھے؟ يه جواب ديتے ہيں كه ہم اپنى جگه كمزور اور مغلوب تھے، فرشتے كہتے ہيں كيا الله تعالى كى زمين كشاده اور وسيع نه تھى كه تم ہجرت كر جاتے؟ يہى لوگ ہيں جن كا ٹھكانا جہنم ہے، اور وه پہنچنے كى بہت برى جگه ہے النساء (97)

اور نبى كريم صلى الله عليه وسلم كا فرمان ہے:

" ميں ہر اس مسلمان سے برى ہوں جو مشركوں كے درميان رہتا ہے"

سنن ابو داود حديث نمبر (2645)، علامه البانى رحمه الله تعالى نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

ليكن جو اپنے دين كو ظاہر كرنے پر قادر ہو اس پر ہجرت كرنى واجب نہيں ہے.

اس كى مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (13363) كا جواب ديكھيں.

اور اگر وہ یہ دیکھے کہ اس کا اپنے ملك میں رہنا لوگوں کو دعوت الی اللہ دینے اور تبلیغ کرنے میں زیادہ سود و نفع مند ہے، اور اسے اپنے دین کا بھی خطرہ نہیں تو پھر اس کا اس ملك میں ہی رہنا ہجرت کرنے سے افضل اور بہتر ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (47672) کا جواب ضرور دیکھیں.

اور ہجرت کے لیے شرط نہیں کہ شرط مدینہ شریف کی طرف ہی کی جائے، بلکہ ہجرت ہر اس اسلامی ملك کی طرف کی جا سکتی ہے جہاں وہ رہ کر اور بود و باش اختیار کرکے دینی احکام و شعار پر عمل پیرا رہ سکے، اور اسے اپنے دین کا کوئی خطرہ نہ ہو.

آپ اسلامی ملك کی طرف ہجرت کے حکم کی تفصیل سوال نمبر (7191) کے جواب میں دیکھیں.

واللہ اعلم .